الد لیکاٹ ھے ہلوق سلوی لائی
وی رانا الکواس کاس نیو و بقیم تو ریف

(مکاشفات ۵ باب ۹)

الحمدللہ کہ کتاب لاجواب مصنفہ جناب فن مناظرہ اہلکتاب شیخ محمد ابو المنصور صاحب

موسوم بہ

رقیمۃ الوداد

در جواب

کتاب نیاز نامہ مصنفہ پادری صفدر علی صاحب انسپکٹر مدارس ضلع جبلپور حال اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ناگپور

در مطبع نصرۃ المطابع دہلی باہتمام مولوی سید نصرت علی طبع شد

سنہ ۱۸۷۳ عیسوی

کی نہین جبکہ بُت پرست عالمون نے بہی ایسی بلکہ اس سے بہتر نصیحتین یادگار ہین فضیلت
خداپرستی کی توبھی ہے کہ شرک اور بت پرستی کی برائی سے جہان کو آگاہ کیا اور یہی سارے
نیک عملون کی اصل ہے اسکے سوا اور سیکڑون باتین ہین کہ جو توریت و انجیل سے بالکل
مطابق ہین مثلاً حضرت رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ
اور متی ۲۳ باب ۱۱ مین ہے کہ تم مین جو بڑا ہے تمہارا خادم ہوگا انتہے اور حضرت صلعم نے
فرمایا کہ جب تم خیرات دو تو چاہئے کہ تمہارے داہنے ہاتھ سے بائین ہاتھ تک کو خبر نہو انتہی
اور یہی مضمون بعینہ متی ۶ باب ۳ مین ہے علی ہذا القیاس اور توریت کی دو تین
باتونکا جو انجیل مین ذکر ہے اوسپر پادری صفدر علی صاحب نے توریت و انجیل کو مطابق
ٹھہرا دیا باوجودیکہ سیکڑون باتین تعلیم تثلیث اور آزادی عہد اعمال وغیرہ
انجیل مین صریح مخالف توریت ہے اور قرآن مجید کو جو سراسر توریت سے مطابقت ہے
اگر لکھون تو قریب ساری توریت کے نقل کرنی پڑے جو چاہے شرائع اسلام کو توریت
سے مقابل کرکے دیکھ لے باوجود اسکے صفدر علی صاحب قرآن کو مخالف توریت
فرماتے ہین استغفر اللہ اس جہوٹھ کا بھی کہین ٹھکانا ہے بس اب ناظرین
انصاف فرمائین کہ قرآن کو توریت و انجیل سے مطابقت ہے یا انجیل کو توریت سے
اور جن باتون مین یعنی تعلیم تثلیث و ترک ختنہ وغیرہ مین قرآن کو انجیل
اور خاصکر نامجات سے مطابقت نہین انہین باتون مین انجیل خود توریت
سے صریح مخالف و مبائن و معارض بلکہ ناسخ اور باطل کرنیوالی ہے دیکھو پولوس
رسول صاف فرماتے ہین کہ تم جو شریعت کی روسے راستباز بنا چاہتے ہو تو مسیح سے
جدا ہوئے تم فضل کی نظر سے گرے (گلتیون ۵ باب ۴) اور حاکم وغیرہ
کی مثال جو آپنے لکھی ہے کیا دلیل ہے ایسی مثالین تو لڑکیان بہی جانتے ہین
(صفحہ ۱۴۵ و ۲۹۵ ـ ۲۹۶) قولہ طلاق اور خلع کی یہانتک نوبت پہونچی کہ ایک عورت

بیشمار خصمون کے جو رہتی ہی صدہا عورتین مثل کسبیون کے مکہ مین رہتی ہین جو ہرسال
بعد حج کے مسافر حاجیون سے نکاح کرتے ہین اور جب وہ حاجی گھر کو جاتا ہی طلاق
دے جاتا ہی پھر دوسرے سال دوسرا حاجی آتا ہی پس کسبیون مین اور ان عورتون
مین کیا فرق ہی الخ **ج** یہہ عجیب طرح سی پادری **صفدر علی** صاحب نے غصہ
ظاہر کیا آپ مکے کی عورتون کا حال کیا جانین کسی سی سُنی سُنائی آپ کہتے
ہون گے اور دُنیا مین وہ کون مقام ہی جہان نیک و بد دونون نہین پائے جاتے
عدن تک حضرت آدم و حوا علیہما السلام کو فریب دینے والا موجود تھا (پیدائش
۳ باب) لیکن جب عیسائیون مین بیوہ کو دوسری شادی کر لینا اختیار ہی اور
برابر ایسا ہی دستور جاری ہی تو طلاق پائی ہوئی عورت کو دوسرا خصم کرنے مین
کیا قباحت ہی اگر اس سبب سے وہ کسبی کے موافق ہی کہ دوسرا شوہر کیا تو بیوہ عیسائی
عورتین بھی ایسا ہی کرتی ہین اور جب دوسرا شوہر بھی مرجاے تو تیسرا کر لیتی
ہین یہہ تو کوئی عیب کی بات نہین خداپرستون مین یہہ نہایت قدیم
دستور ہی صرف بُت پرست لوگ طلاق کا دستور نہین جانتے ایسا نامناسب
طعنہ خداپرستی سے نہایت خلاف ہی اسکے سوا عیسائی دین مین تو کسبی کو بھی نامقبول
نہین کہہ سکتے دیکھو راحاب فاحشہ (یشوع ۲ باب ۱) اور تمر جو کسبی بنی تھی (پیدائش
۳۸ باب) اور یہہ حضرت مسیح کی پردادیان ہین —

(صفحہ ۶۶ م و ۶۷ م) قولہ یرمیاہ ۳۱ باب ۳۱ الخ **ج** یہہ نیا عہد
عہدنامہ جدید نہین ہی اس سی خاطر جمع رکھئے اور ایسی تو سیکڑون مقام
توریت مین ہین کہ جو چاہی اپنے مطلب کے موافق اون مین سی چن لیا کرے
یہہ خفیف باتین صرف کتاب کا حجم بڑہانے کے لئی ہین خدا نے بنی اسرائیل
سے بیسیون دفعہ نیا عہد باندہا ہی لوہی بچھڑے کے جل جانے کے بعد اور